اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور - پاکستان
یوم :- پنجشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۲۲ وفا ھ ۱۳۲۷ ش | ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ھ | ۲۲ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۵

شرح چندہ

سالانہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماھوار	۲½	"
قیمت فی پرچہ	۱ر	

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

(از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

کوئٹہ ۱۹ر جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

امریکہ میں غیر ملکی جاسوس داخل ہو رہے ہیں

اشتراکی لیڈروں کی گرفتاری

واشنگٹن ۲۱ر جولائی جمہوریہ امریکہ کی وزارت خارجہ کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ کئی سو غیر ملکی جاسوس انجمن اقوام متحدہ کے عملہ کے رُکن ہونے کی حیثیت میں یا دیگر مختلف پوزیشنوں میں امریکہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان میں سے بعض کے متعلق تو امریکی وزارت خارجہ کو یقینی طور پر علم ہے کہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں۔ اور بعض کے متعلق اس سلسلے میں ابھی شک ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بین الاقوامی قوانین ان لوگوں پر ہاتھ ڈالنے میں روک بنے ہوتے ہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق امریکہ کے سات مشہور اشتراکی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے جن میں کمیونسٹ پارٹی کے صدر سیکرٹری اور کمیونسٹ پارٹی کے آرگن ڈیلی ورکر کا ایڈیٹر بھی شامل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ طاقت اور مار دھاڑ کے ذریعے سے حکومت کا تختہ اُلٹنے کی سازش کر رہے تھے۔

کھڈیوں کی الاٹمنٹ

لاہور۔ ۲۱ر جولائی جن مہاجروں کے پاس مشرقی پنجاب میں کھڈیوں کے کارخانے تھے۔ وہ اب کھڈیوں کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں دے سکتے ہیں۔ ایسی درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۴۷ء مقرر ہوئی ہے اس غرض کے لئے جو صورت کی مرکزی کمیٹی مقرر کی گئی ہے وہ صرف ان درخواستوں پر غور کرے گی جن کے ساتھ دستاویزی ثبوت موجود ہو۔ وہ اپنی درخواستیں اسسٹنٹ ڈائرکٹر سول سپلائز (کلاتھ) ریلیف کلب لاہور کو مقررہ تاریخ تک بھیج دیں۔ اس کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔

نرسوں کا انتخاب

لاہور ۲۱ر جولائی نرسوں کے انتخاب کی مرکزی کمیٹی لاہور میں ۱۶ اور ۱۷ر اگست ۱۹۴۷ء کو نئی درخواست دہندگان سے انٹرویو کرے گی۔ اس وقت تک دو سو سے زیادہ درخواستیں وصول ہو چکی ہیں۔ جن میں سے قریباً ۷۰ امیدواروں کو بلایا جائیگا۔ منتخب ہونے والیوں کا تربیتی کورس یکم ستمبر ۱۹۴۷ء سے شروع ہوگا۔ اس مرکزی کمیٹی کا پہلا اجلاس جولائی میں ہوا تھا۔ تربیت کی مدت تین سال ہے۔

مکی جوار اور باجرے سے پابندی ہٹالی گئیں

لاہور ۲۱ر جولائی حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام مغربی پاکستان میں مکی، جوار اور باجرہ کی نقل و حرکت اور نرخوں کی جو پابندیاں نرم کی گئی ہیں۔ اس رعایت کی میعاد ۳۱ر اگست ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی جائے لیکن حکومت سندھ صرف مکی کی آزادانہ برآمد کی اجازت دے گی۔ ریاست خیرپور نے تینوں اجناس کی برآمد کے لئے تمام پرمٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت تک ایک علاقہ تک بذریعہ ریل اجناس پہنچانے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ جو لوگ بیج کے لئے ان اجناس کی درآمد کرنا چاہیں وہ کر سکتے ہیں۔

پاکستان کے سرحدی علاقہ میں سکھوں کا حملہ

لاہور ۲۱ر جولائی منٹگمری سے ۲۱ر جولائی کو موصول ہونے والی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کچھ سکھوں نے دریائے ستلج کو عبور کر کے کوٹ بوٹا سنگھ داخلی کی طرف اندھا دھند گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ مغربی پنجاب کی سرحدی پولیس کی ایک پارٹی نے موقع پر پہنچ کر ان کا مقابلہ کیا۔ اور پاکستان کی سرحد سے بھگا دیا کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی

بین المملکتی کانفرنس شروع ہو گئی

نہروں کے مسئلہ پر بحث و تمحیص

لاہور ۲۱ر جولائی آج صبح دس بجے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو گئی جو ایک بجے دوپہر تک جاری رہی۔ شام کو کانفرنس کا اجلاس پھر منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ آج دونوں مملکتوں کے نمائندوں نے مغربی اور مشرقی پنجاب میں نہروں کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔

کل کانفرنس کا اجلاس پھر ہوگا۔ اور اس میں پناہ گزینوں کی جائدادوں کے سوال کے علاوہ ہندوستان کے مسلمانوں کے داخلہ پر پرمٹ سسٹم کی پابندی عائد کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ، مسٹر غضنفر علی خاں وزیر مہاجرین اور حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی حصہ لے رہے ہیں۔ ہندوستان کی طرف سے دیگر نمائندوں کے علاوہ مسٹر آئینگر وزیر بے محکمہ بھی حصہ لے رہے ہیں۔

آسٹریلین ہوا باز کیخلاف حکومت آسٹریلیا سے شکایت

آسٹریلیا نے ہوا باز کو اپنی حکومت کا باشندہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

نئی دہلی ۲۱ر جولائی۔ حکومت ہند نے آسٹریلیا کی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ مسٹر فریڈرک سڈنی کاٹن (آسٹریلوی ہوا باز) نے ہندوستان کے کسی ہوائی مستقر پر اُترے بغیر کراچی سے حیدرآباد تک پرواز کی ہے اور اس طرح شکاگو کی بین الاقوامی ہوائی کانفرنس کے منظور کردہ قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا کی حکومت اس امر کی تصدیق نہیں کر سکی۔ کہ مسٹر سڈنی کاٹن آسٹریلیا کے باشندے ہیں۔ کیونکہ تیس برس ہوئے آپ آسٹریلیا کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔

مسٹر محمد اسمٰعیل ہندوستان کی مجلس دستور ساز کے ممبر منتخب ہو گئے

مدراس ۲۱ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ مدراس مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسماعیل ہندوستان کی مجلس دستور ساز کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ آپ حاجی اسحاق سیٹھ کی جگہ ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ جو مصر میں پاکستان کے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔

کیا کم کھدائی سے زیادہ فصل ہوتی ہے؟

لندن ۲۱ر جولائی۔ جوان فارمر کہتے ہیں کہ صدیوں سے یہ خیال چلا آ رہا ہے کہ گہری کھدائی سے فصل زیادہ ہوتی ہے۔ اب جو تجربے کئے گئے ہیں انہوں نے اس خیال کو جھٹلا دیا ہے پارک کی زراعتی نمائش میں اس نظریئے کی تائید ہو چکی ہے کہ کم کھدائی سے فصل زیادہ ہوتی ہے

—— لندن ۲۱ جولائی برطانیہ میں خوراک محفوظ رکھنے کا ایک نیا آلہ تیار ہوا ہے جس کا نام فرگو بائیل ہے اس آلے کیلئے بجلی کی کرنٹ کی ضرورت نہیں کیونکہ بیٹریوں کے ذریعے چلنے والے موٹر سے چلتا ہے۔

برطانیہ میں زیر کاشت اراضی میں نمایاں اضافہ

لندن ۲۱ر جولائی۔ سال رواں کی فصل سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر زراعت مسٹر ولیمز نے ایوان عام میں بتایا کہ گذشتہ سال کی نسبت زیر کاشت اراضی میں پانچ لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوا ہے مسٹر ولیمز نے یہ بھی بتایا کہ اس سال مویشیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی - اے - ایل ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا گیا

انگلستان میں تعلیم وسیاحت کے مواقعہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از مکرم جناب ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغ لندن)

مرکز سلسلہ سے کم و بیش ساڑھے چھ ہزار میل دور بیٹھے اخبار الفضل اتنی جلدی نظر سے نہیں گذرتا۔ جتنی جلدی پاکستان میں احباب جماعت کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ مارچ کے آخر سے لیکر جون کے پہلے ہفتے تک کے پرچے دو تین دن ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔ یکم جون کے اخبار میں مکرم نوابزادہ عباس احمد خان کا مضمون "انگلستان میں تعلیم وسیاحت کے مواقعہ" کے عنوان سے احمدی نوجوانوں کے فائدہ کے لئے شائع شدہ نظر سے گذرا

یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ آپ . . . اپنے سفر یورپ کے تاثرات احباب جماعت کے فائدہ کے لئے شائع کر رہے ہیں . . . .

. . . . . . ممکن ہے کہ ان کے موجودہ مضمون سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہو جائے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اپنے ناقص تجربہ کے مطابق بعض امور کی مزید وضاحت کر دوں

جیسا کہ آپ نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے۔ یہاں مشن کے دو مکان ہیں۔ ایک ۶۱ میلروز روڈ جس میں ان کے اندازہ کے مطابق امام صاحب اور منیر احمد صاحب کے علاوہ بیس افراد بورڈنگ ہاؤس کی شکل میں رہ سکتے ہیں اس کے متعلق صرف اس قدر اضافہ کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس ملک میں موجودہ حالات میں کرایہ دار کو نکالنا اتنا آسان نہیں جتنا آپ کے تصور میں ہوگا۔ اگر بیس احمدی نوجوان اس امید پر آجائیں کہ کرایہ داروں کو نکال کر جگہ بنالیں گے تو یہ محض خوش فہمی ہوگی۔ اور دوست اس بات میں میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ کہ ایک یا دو یا تین نوجوانوں کی آمد پر کرایہ داروں کو نکال کر مکان کا بیشتر حصہ خالی رکھنا دانشمندی نہ ہوگا۔

باقی رہا مشن ہاؤس آپ کے اندازہ کے مطابق بیٹھنے کا کمرہ۔ دفتر اور کھانے کا کمرہ یعنی تین کمرے چھوڑ کر باقی حصہ مکان میں پندرہ آدمی بآسانی رہ سکتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ باہر سے چار منزلہ مکان دیکھ کر شاید کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے۔ کہ اس مکان میں بہت زیادہ مکانیت ہوگی مگر مجھے افسوس ہے کہ نوابزادہ صاحب نے باوجود اس مکان میں کافی عرصہ رہنے کے ایک بالکل سطحی اندازہ لگایا ہے۔ جب میں اور دیگر واقفین ۱۹۴۶ء کے شروع میں یہاں آئے تھے۔ اس وقت صرف بیٹھنے کا کمرہ خالی رہا تھا اور باوجودیکہ دفتر کھانے کا کمرہ اور میٹنگوں کا کمرہ بھی رہائشی بن گئے تھے صرف پندرہ کس سما سکتے تھے۔ میں حیران ہوں کہ اب کونسا ایسا ذریعہ لگایا جا سکتا ہے کہ دفتر اور کھانے کا کمرہ یعنی دو مزید کمرے خالی رکھ کر پندرہ آدمی سما جائیں۔ اگر فرش کو بچھونا بنا لیا جائے تو پھر تو شاید ڈیڑھ سو کے قریب سما جائیں ۱۹۴۶ء کے ان ابتدائی ایام میں یہ حالت تھی کہ وضو کے لئے باری نہ آنے کی وجہ سے نماز باجماعت رہ جاتی تھی

مکرم مولانا شمس صاحب اس کوشش میں تھے۔ کہ جلدی دوسرے مکان کا ایک حصہ مل جائے تاکہ ایک مکان میں اتنے افراد رہتے دیکھ کر ہمسایوں پر برا اثر نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اور برادرم شیخ ناصر احمد صاحب کو Wands worth Boro Council (وانڈز ورتھ برو کونسل جو ہمارے ملک کی میونسپل کمیٹی کے مترادف ہے) میں اس افسر کے پاس بھیجا جس کے ہاتھ میں مکانات کی تقسیم تھی وہ یہ سن کر کہ ہم پندرہ آدمی ایک مکان میں رہتے ہیں حیران ہو گیا اور پوچھنے لگا۔ کہ اتنے آدمی کیسے رہتے ہو اور ہمیں محض اس بنا پر دوسرا مکان دیا گیا کہ اس مکان میں اتنے آدمی نہیں رہ سکتے۔

. . . . اگر میٹنگوں کے کمرہ میں سے پلنگ اٹھائے جا سکتے ہیں تو بیٹھنے کے کمرہ میں سے کیوں نہیں اٹھائے جا سکتے۔ باورچی خانہ میں سے کیوں نہیں اٹھائے جا سکتے اور کون کہہ سکتا ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ باورچی خانہ میں نہیں سوتے۔ اگر وہاں سو سکتے ہیں تو یہاں آکر بھی یقیناً سو سکیں گے۔ پھر بیٹھنے کے کمرہ اور باورچی خانہ کو کیوں خالی رکھا جائے۔

پھر نوابزادہ صاحب نے دو متضاد باتیں لکھی ہیں . . . . . . لکھتے ہیں۔ کہ . . . . . . واقفین کا خرچ خوراک ۴/۲۲ روپیہ ماہوار ہے

قطع نظر اس کے کہ خوراک کی تیاری میں جو خرچ گیس اور بجلی وغیرہ کا ہوتا ہے وہ اس میں شامل نہیں۔ یہ خرچ ہندوستان اور پاکستان کی نسبت سستا کیسے ہو گیا۔۔ آپ . . . کے موٹے اندازہ کے مطابق پاکستان میں خرچ خوراک اس سے زیادہ ہے۔ میں نے یہاں سب واقفین سے دریافت کیا ہے۔ اور ہم سب ہی غریب ہیں مگر ہمارے علم میں کوئی ایسا غریب نہیں جس کا ماہوار خرچ خوراک ۴/۲۲ روپیہ تو کیا اس کے نصف بھی ہو۔ کیا صاحب موصوف اس پر کچھ مزید روشنی ڈال سکیں گے کہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ۲۵/ روپیہ ماہوار اور دس یا بارہ روپے مہنگائی الاؤنس لینے والا بال بچہ کی پرورش کس طرح کر سکتا ہے۔ اس کی ساری تنخواہ ایک آدمی کے خرچ خوراک سے کم ہوتی ہے۔

ریسٹوران Restaurants میں ۴/۱ روپیہ میں کھانا تو مل جاتا ہے مگر وہ ایسا نہیں ہوتا کہ ہمیشہ کھا کر انسان اس پر زندہ رہ سکے احباب روٹی کے دو گول ٹکڑے ایک نمکین ڈش اور ایک میٹھا ڈش پر نہ بھولیں۔ میں ایک "نمکین ڈش" کی تعریف کر دیتا ہوں ایک ایسی "ڈش" جس میں صرف چار چھوٹے چھوٹے آلو۔ ایک گاجر اور ایک چھٹانک بھر ساگ ہو سب چیزیں ابلی ہوئیں، اس کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ اب یہاں آنے والے دوست خود اندازہ کریں کہ وہ یہ "نمکین ڈش" اور اس کے ساتھ روٹی کے دو گول ٹکڑے کھا کر کتنا عرصہ زندہ رہ سکیں گے اور اگر خرچ ۴/۱ روپیہ کے اندر رکھنا ہو۔ تو آلو گاجر اور ساگ میں سے ایک چیز کم کرنا ہوگی۔ خوراک کا خرچ تو یقیناً کم ہو جائیگا مگر لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ڈاکٹر کا بل زیادہ ہو جائیگا ڈاکٹر کا بل کتنا ہو جاتا ہے۔ اس کا مجھے قطعاً تجربہ نہیں۔ سطحی اندازہ میں لکھنا نہیں چاہتا۔ نوابزادہ صاحب کو اس ملک کے ڈاکٹروں کا بھی تجربہ ہے۔ اور سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹروں کا بھی۔ اور یہ بالکل وہی مثال ہوتی ہے کہ جاٹ گنا نہیں دیتا۔ گڑ بھیلی دیتا ہے۔ کیوں نہ اچھی خوراک کھا کر صحت کو قدرتی طور پر برقرار رکھا جائے۔ ہم میں سے کوئی بھی اتنا خرچ نہیں کر سکتا جتنا نوابزادہ صاحب کر سکتے ہیں۔ مگر میں نے اپنے اڑھائی سالہ قیام میں کوئی ریسٹوران ایسا نہیں دیکھا جہاں سبزی خوروں کے لئے Vegetabl curry کی ایک پلیٹ -/۷/- میں مل سکتی ہے۔

. . . . . .

اتنا کھا کر تو انسان بھوک کا بھوکا ہی اٹھتا ہے ہاں اگر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ایسی Canteen ہو جس میں ممکن ہے کہ کوئی ہو مگر مجھے علم نہیں جہاں محتاجوں کو سستا کھانا ملتا ہو۔ تو وہاں پہنچنے کے لئے جو دو روپیہ کرایہ لگے گا وہ بھی اس خرچ خوراک میں ہی شامل کر لیں۔

تعلیمی اداروں کے متعلق آپ کی معلومات مجھ سے زیادہ ہیں اور مجھے اس کا اعتراف ہے۔ میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ اگر Evening Institutes سے مراد لنڈن کونٹی کونسل (London County Council) کی وہ درسگاہیں ہیں جہاں سارے دن کا تھکا ماندہ مزدور رات کو ایک آدھ گھنٹہ کے لئے چلا جاتا ہے۔ تو ایسی درسگاہوں میں حصول تعلیم کی غرض سے احمدی نوجوان اتنا دور دراز کا سفر اختیار نہ کریں آپ نے خرچ تعلیم کا اندازہ ۹ ماہ کا تیس روپیہ بتایا ہے یہاں واقفین کو صرف انگریزی سیکھنے کے لئے ایک تعلیمی ادارہ میں داخل کرایا جاتا ہے تو چھ ماہ کی فیس -/-/۲۵ پونڈ یعنی تقریباً -/۳۳۱ روپیہ دیجاتی ہے۔ پھر اس مضمون میں مسجد سے لنڈن کے مرکزی حصہ میں جانے کے لئے بس اور ریل کے کرایہ جات کا تخمینہ دیا گیا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ کہ شاہدرہ کی طرف سے آنے والے مسافر کو راوی کے پل پر اتار دیا جائے اور کہا جائے۔ کہ میاں تمہاری منزل مقصود (یعنی لاہور) آگیا ہے اس لئے اتر جاؤ۔ خواہ اس بیچارے نے لاہور کے دوسرے سرے ماڈل ٹاؤن ہی جانا ہو

میرا ناقص مشورہ احباب کی خدمت میں یہ ہے

۱۔ مسجد میں رہ کر سیر و سیاحت کی غرض تو شاید پوری ہو جائے مگر تعلیم کی غرض قطعاً قطعاً پوری نہ ہوگی۔ اس کی تصدیق احباب بیشک نوابزادہ صاحب سے کر لیں

۲۔ ایسا ہندوستانی یا پاکستانی جو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو۔ یہاں کسی ریسٹوران میں ۴/۱ روپیہ کا کھانا نہیں کھا سکتا۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ سیر ہو کر نہیں کھا سکتا اور اپنی صحت کو [illegible] بغیر اس پر قائم نہیں رہ سکتا۔ ہاں اگر سارا سارا دن تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد کھانے کا عادی ہو تو چائے اور کیک کا ٹکڑا اس سے کم قیمت پر بھی مل سکتا ہے۔

۳۔ بہترین طریقہ یہ ہے اور اس پر عمل ہوتا آرہا ہے کہ یہاں تعلیم کی غرض سے آنے والے احباب مکرم امام صاحب کی خدمت میں لکھتے ہیں اور امام صاحب نہ صرف داخلہ کے لئے حتی الوسع کوشش کرتے ہیں بلکہ رہائش کے لئے بھی جگہ تلاش کرتے ہیں اور کوشش یہ کرتے ہیں کہ رہائش سستی سے سستی ہو۔ آئندہ بھی اگر دوست امام صاحب کی خدمت میں لکھیں گے تو وہ اس خدمت کو خوشی کے ساتھ سرانجام دیں گے اور اگر دوست اس امید پر آئیں گے کہ مسجد میں رہنے کے باعث واقفین ہمیشہ ان کا کھانا پکایا کریں گے جیسا کہ بعض دفعہ ہوا ہے، تو وہ غلطی خوردہ ہونگے

الفضل روزنامہ
۲۲ جولائی

بدقسمت اقوام

کمیونزم صرف روس کے لئے ہی مفید نہیں بلکہ وہ سرمایہ دار قومیں جن کی زندگی کا دارومدار زرخیز ملکوں کی لوٹ پر ہے۔ وہ بھی اس سے بڑا فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ کچھ دنوں سے ہم سن رہے ہیں۔ کہ جنوب مغربی ایشیا میں کمیونزم تیزی سے سر اٹھا رہا ہے۔ اور اگر ابھی سے اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو یہ آگ بھڑک کر تمام دنیا کو بھسم کر کے رکھ دے گی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جن قوموں نے جزائر شرق الہند اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں اپنا جال بچھایا ہوا ہے۔ وہ محسوس کر رہی ہیں۔ کہ ان علاقوں کے صدیوں کے پامال اور تباہ شدہ انسان بیدار ہو رہے ہیں۔ اور ان سے ان کے جو مفاد وابستہ چلے آئے ہیں۔ وہ خطرہ میں ہیں۔

اس کی بہترین مثال اس وقت ملایا کی گڑبڑ ہے۔ صدیوں تک یہ غریب باشندے مغربی اقوام کے لئے سونے کا انڈا دینے والی مرغی کا کام دیتے رہے ہیں۔ اور نہایت قلیل معاوضہ پر اپنے ملک کی پیداوار کو بطور قلیوں کے اپنے آقاؤں کے اشاروں پر اپنے ملک سے لاد لاد کر دساور روانہ کرتے چلے آئے ہیں۔ اب ان میں کچھ بیداری پیدا ہوئی ہے۔ تو کمیونزم کی آڑ لے کر خشکی تری اور ہوا سے ان پر موت برسائی جا رہی ہے۔ اس طرح کمیونزم روس کا سہارا تو تھا ہی مگر ان جمہوریت کے دیوتاؤں کے لئے بھی ایک مفید آلہ کار کا کام دے رہا ہے۔ جہاں ذرا لوگوں میں بیداری پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے غلامی کی زنجیریں توڑنے کے لئے کشمکش کی کہ ان کا نام ڈاکو شورش پسند۔ کمیونسٹ رکھ دیا۔ اور ان کو دبانے کے لئے تمام انسانیت سوز طریق جائز قرار دے دیئے۔

عجیب بات یہ ہے کہ جنگ عالمگیر میں یہ مغربی اقوام ان لوگوں کی قسمت کو جاپانیوں کے حوالے کر کے اپنی جانیں بچا کر بھاگ نکلی تھیں لیکن حالات درست ہوئے تو پھر بھاگا بھاگ واپس آن پہونچیں۔ اور اپنی طاقت کے بل پر وہی استبدادی طریقے استعمال کرنے شروع کر دیئے اور اپنی اپنی بھیڑوں پر قبضے جما لئے۔ انڈونیشیا وائٹ نام۔ ملایا ان سب کی قسمت ایک ہی رشتہ سے بندھی ہے۔ مغربی اقوام چاہتی ہیں کہ انہیں زبردستی مہذب بنایا جائے۔ اور وہ مہذب نہیں بننا چاہتیں [illegible] بدقسمت ہیں یہ اقوام؟

چینی

پاکستان کو سالانہ ڈھائی لاکھ ٹن چینی

کی ضرورت ہے۔ یہ اس صورت میں کہ ہر ایک کو مقررہ راشن کے مطابق چینی دستیاب ہو جائے۔ لیکن بہت سے لوگ تو چینی لیتے ہی نہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جو گڑ شکر پر ہی گزارہ کرتے ہیں۔ جو بازار میں نسبتاً سستی اور عام مل جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر ایک لاکھ ٹن چینی ہو تو سالانہ خرچ کے لئے کافی ہوگی۔

اس وقت پاکستان میں جو چینی بنانے کے کارخانے ہیں۔ وہ تقریباً پچاس ہزار ٹن پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن بہت سے کارخانے بند ہونے کی وجہ سے اس سال صرف پچیس ہزار ٹن پیدا ہوئی ہے۔ جب مردان کا نیا کارخانہ چالو ہو جائے گا تو مزید پچاس ہزار ٹن کے قریب پیدا ہونے کی امید ہے۔ گویا جوں توں کر کے پاکستان اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

اس سال پاکستان نے تجارتی معاہدہ کے مطابق ہندیونین سے دس ہزار ٹن چینی خریدی ہے۔ اور ابھی پانچ ہزار ٹن اور خریدے گا۔ ہندوستان میں بہت سی چینی فاضلہ ہے۔ مگر وہ بہت مہنگی پڑتی ہے۔ چالیس روپیہ فی من کے حساب سے آکر پڑتی ہے۔ اس کے مقابل میں کیوبا اور برازیل کی چینی صرف سترہ روپیہ فی من پڑتی ہے۔ ہندیونین میں اتنی زیادہ چینی پیدا ہو رہی ہے۔ کہ وہ پاکستان کی ضروریات پوری کر سکتی ہے۔ مگر مہنگی ہونے کی وجہ سے خسارہ رہتا ہے۔ برازیل اور کیوبا سے چینی خریدنے میں ڈالر کی کمی کی بڑی دقت ہے۔ اس کے باوجود پاکستان نے دس ہزار ٹن کیوبا سے چینی خریدی ہے۔ اور بیس ہزار ٹن اور آ رہی ہے۔ جتنی چینی اس وقت پاکستان میں آ چکی ہے۔ اس کے علاوہ ابھی تیس ہزار ٹن کی ضرورت ہے۔

پاکستان اپنی ضروریات کے لئے کافی چینی پیدا کر سکتا ہے۔ اگر یہاں ایک دو بڑے کارخانے لگ جائیں۔ جب تک یہ نہ ہو ہم کو چاہیئے کہ گڑ اور شکر زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ فی الحال یہ ایک زراعتی ملک ہے۔ اور گڑ شکر اپنی ضرورت کے لئے تمام زمیندار بخوبی پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح بہت سا روپیہ جو چینی کے لئے باہر جا رہا ہے بچا سکتے ہیں۔

امتحان

ایک طالب علم ہر سال ریاضی میں

فیل ہو جاتا۔ ہر سال ریاضی کے پرچہ میں ایک مشہور سوال آتا۔ جس کو بائنومیل تھیورم کہتے ہیں۔ وہ اسکو حل نہ کر سکتا۔ اس نے سمجھ لیا کہ اس کے راستہ میں یہی سب سے بڑی سدّ سکندری ہے۔ چنانچہ اب کے سال اس نے اس سوال کو خوب رٹا۔ اور اس کا حل نوک زبان کر لیا۔ کرنا خدا کا ایسا ہوا کہ اس سال امتحان میں سرے سے یہ سوال ہی نہ آیا۔ لیکن اس ہونہار طالب علم کو ذرا مایوسی نہ ہوئی۔ اس نے پرچہ اس طرح لکھنا شروع کیا۔ "لاؤ پہلے میں بائنومیل تھیورم ثابت کر دوں" عجیب نتیجہ نکلا۔ تو آپ حسب معمول فیل تھے۔ اس پر کہنے لگے دیکھا نا ممتحن کو ہمارے ساتھ دشمنی ہے۔ ورنہ اب کے تو فیل ہونے کی کوئی وجہ ہی نہ تھی۔

یہی حال ہمارے بعض دوستوں کا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے پاکستان کی جی کھول کر مخالفت کی۔ اور یہاں تک کہتے رہے۔ کہ مسلم لیگ مرزائی ہو گئی ہے۔ لیکن مسلمانوں کو دھوکا نہ دے سکے۔ اور ناکامیوں پر ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور اب جب پاکستان بن گیا ہے۔ تو پاکستان کی وفاداری کا دم بھرنے لگے ہیں۔ حالانکہ پاکستان سے وفاداری کے اظہار کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں ہے۔ لیکن اس طالب علم کی طرح پہلے بائنومیل تھیورم حل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ باقی پرچہ تو پہلے کی طرح خالی ہی تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کی نظر میں فیل ہی رہے مگر اپنی اس ناکامی کی اس طرح پردہ پوشی کرنا چاہتے ہیں۔

"سید مخدوم شاہ بنوری کی گرفتاری پر ہم جن لوگوں کو ہدیۂ تبریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں ایک تو قادیانی فرقہ خانہ (نقل کفر کفر نباشد ناقل) کے امام و پیشوا مرزا بشیر الدین محمود ہیں۔ جو کئی روز سے بہشتی مقبرے کے جہنمی ایندھن (نعوذ باللہ) کی پکار پر احرار تہس نہس کرا دینے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔"

(آزاد ۲۰ جولائی ۱۹۴۸ء)

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کو سید مخدوم شاہ بنوری کے وجود کا اتنا بھی علم نہیں جتنا کہ اس طالب علم کے جو کا۔ ریاضی کے ممتحن کو ہوگا۔ اور نہ انہیں احرار کا خطرہ ہے۔ ہم اپنے دوستوں سے عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ اس طرح صرف اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو صحیح علاج سے دور کر رہے ہیں۔ جو کرنا چاہیئے۔ نہ تو صرف بائنومیل تھیورم کو رٹنے سے ریاضی کی سند مل سکتی ہے۔ اور نہ ممتحن کو کوسنے سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ دل لگا کر محنت کریں۔ اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دیں۔ ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔

تاریخ اپنے آپ کو دوہراتی ہے

(۱) "مرزا بشیر الدین محمود کرنل لارنس کی طرح پاکستان کے مختلف علاقوں میں گھوم پھر رہا ہے۔ اور "بہشتی مقبرے" کے حصول کی خاطر پاکستان کی آبرو کو گزند پہونچانے کے لئے بعض ایسی سکیمیں جیب و داماں میں ڈالے پھرتا ہے۔ جو اپنے نتائج کے اعتبار سے بدرجہ آخر نقصان دہ ہیں۔

• • • •

ہمیں افسوس ہے کہ ایک اسلامی ملک میں خانہ ساز نبوت کا خانہ ساز خلیفہ ارتداد کی متعدی بیماری کو پھیلاتا پھرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ پاکستان میں خلیفۃ المسلمین بننے کے خواب بھی دیکھ رہا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے کئی اشخاص سے بصیغہ راز سول اور ملٹری کے دوائر میں اپنی جماعتی طاقت کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور اب وہ ان تمام عناصر کو طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے ختم کرنے کے درپے ہے۔ جو اس کی آبائی نبوت کے پروردگار حقیقی انگریز بابا کی بنیادیں کھوکھلی کرتے رہے ہیں۔" "آزاد" ۲۰ جولائی ۱۹۴۸ء

(۲) "ہم گورنمنٹ کو باادب وانکسار اس ایذا رسان خلائق (مرزا صاحب) کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اگر گورنمنٹ کے نزدیک بھی اس پیشگوئی میں مرزا دروغگوئی اور عامہ خلائق کو دھوکہ دہی اور ایذا رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔ تو گورنمنٹ اس سے عدالت کے ذریعہ جواب طلب کرے۔ پھر اگر الزام تخویف مجرمانہ یا نقص امن عامہ خلائق اس پر ثابت ہو۔ تو ان جرائم کی اسکو سزا دے۔ تاکہ حکم جہاں پاک کی مثل صادق آوے (نعوذ باللہ) اور اگر وہ ان الزاموں سے قانونی زور سے جو وہ رکھتا ہے یا جو اسکے مرید پلیڈر رکھتے ہیں بری ہو جائے تو بدرجہ دوم گورنمنٹ اسکے اقرار نامہ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کے دستاویز سے ایسی پیشگوئیوں سے اسکو روکے۔ اور اگر اس اقرار نامہ کو بھی وہ اور اس کے پلیڈر قانونی زور سے بے اثر ثابت کر دیں۔ تو پھر بدرجہ سوم گورنمنٹ اس کے پولیٹیکل مصالح ملکی کی نظر سے ہی اس کو ایسی فتنہ انگیز پیشگوئیوں سے روک دے۔ اور اگر پولیٹیکل کارروائی کو بھی وہ لوگ چلنے نہ دیں۔ تو بدرجہ چہارم گورنمنٹ منت خوشامد سے کام لے۔ اگر گورنمنٹ سے یہ بھی نہ ہو سکا تو پھر مہاراج کرشن جی کی پانچوں گھی میں ہیں۔ جو ہمارا کام تھا ہم نے پورا کر دیا۔ خواہ کوئی سنے یا نہ سنے۔"

(اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ مولوی محمد حسین بٹالوی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ایک خاتون کے استفسار کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

میڈیکل ہال تھل
۲۹ جون ۱۹۴۸ء
بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
حضور گستاخی معاف ایک عرض ہے جو حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر رہی ہوں۔ اگرچہ حضور کی بلند ہستی کے مقابلہ میں ایسی بات لکھنی حضور کے شایان شان نہیں لیکن میں کسی برائی کی خاطر نہیں۔ بلکہ اپنی ایک غلط فہمی کو دور کرنے کی خاطر لکھ رہی ہوں اس لئے حضور مجھے معاف فرماتے ہوئے مفصل جواب لکھ بھیجیں گے۔

حضور میری شادی تقریباً دو سال سے ڈاکٹر محمد رمضان آف تھل کے ساتھ ہوئی۔ اور وہ تحریک جدید کے حصہ دار ہونے کی وجہ سے تحریک جدید کے اصولوں کے سختی سے پابند ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میرے پاس اس وقت نہ کوئی زیور اور نہ تین جوڑوں سے زائد کوئی کپڑا ہے۔ پچھلے دنوں میری چند پرانی کلاس فیلو سہیلیاں آئیں تو مجھے کہنے لگیں کہ بہن کیا وجہ ہے کہ تمہارا شوہر باوجود اس قدر جائداد اور دولت کا مالک ہونے کے تمہیں اچھی پوزیشن میں نہیں رکھ سکتا۔ تمہارے پاس کوئی زیور چھوڑ ایک انگوٹھی بھی نہیں۔ اور نہ کوئی تین چار جوڑے عمدہ کپڑوں کے ہیں۔ میں نے کہا کہ بہن ہمیں تحریک جدید کے اصولوں کے مطابق کسی قسم کے زیور یا تین سے زیادہ جوڑوں کی اجازت نہیں۔ اس پر ایک ڈاکٹر کی لڑکی جو غالباً ایک احمدی دوست جو پشاور کی رہنے والی ہیں کے ساتھ ایک مرتبہ قادیان جا چکی تھی۔ اور مرزا بشیر احمد صاحب کے گھر غالباً تین چار دن ٹھہری بھی تھی کہنے لگی۔ واہ عجب تمہارے رسول ہیں۔ تمہارے خلیفہ کے گھر تو ان کی لڑکیاں بہو بیویوں کے کئی کئی جوڑے تو در کنار کئی کئی صندوق ریشمی کپڑوں کے بھرے پڑے ہیں۔ اور تین تین جوڑے تو وہ دن میں بدل لیتے ہیں۔ پھر تمہیں کیونکر یہ حکم ملا۔ رہا زیور سو وہ ان کی نوکرانیاں بھی زیور سے خالی نہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہوئیں۔ لیکن ان میں سے بعض باتیں ایسی تھیں۔ جن سے کہ میں لاجواب ہو گئی۔ پھر انہوں نے میرا مذاق اڑایا۔ کہ تحریک جدید وغیرہ کے کوئی اصول وغیرہ نہیں۔ ڈاکٹر صاحب تحریک جدید کی آڑ لے کر اپنے آپ کو خرچ سے بچاتے ہیں۔ ایسی چند باتیں سوچ کر میں نے کہا کہ حضور کی مقدس خدمت میں ایک عریضہ بھیج کر اپنا گھر باہر کا معاملہ صاف کر لوں۔

(۱) حضور کپڑوں کی بابت بموجب اس لڑکی کی بات کے آپ کے گھر والوں کے پاس ماشاء اللہ کافی تعداد موجود رہتی ہے۔ بلکہ نکاح ثانی کرتے وقت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا کا مکان صاف کرتے وقت سیدہ مرحومہ کے کپڑے جب نکال کر دھوپ میں بچھائے گئے۔ تو ان کا سارا صحن بھر گیا۔ نوکرانی نکال رہی تھی۔ اور حضور کھڑے دیکھ رہے تھے۔ اور احتیاطاً دھوپ میں بچھوا رہے تھے۔ نیز حضور نے سیدہ بشریٰ بیگم سے شادی کرتے وقت وری میں سات جوڑے رکھے ہوئے تھے۔ جبکہ تحریک جدید کے مطابق تین جوڑے لازمی تھے۔ میرے ساتھ شادی کے وقت ڈاکٹر صاحب تین جوڑے لائے تھے۔ کہ زائد منع ہیں۔ تو اس وقت بھی غیر احمدی عورتوں نے یہ بات اٹھائی۔ کہ حال ہی میں تمہارے خلیفہ صاحب نے کیوں وری میں سات جوڑے رکھے تھے۔ اور بازار سے نیا زیور خرید کر زیور بنوایا تھا۔ حالانکہ ڈاکٹر صاحب ان سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ وری کا دوپٹہ ہے۔ بلکہ تھوڑا بہت ناراضگی کا اظہار بھی کیا جو قدرتی امر تھا اس پر ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ میں یہ بات نہیں مانتا۔ کیونکہ تم جھوٹ بول رہی ہو بھلا ایک خلیفہ وقت جیسی بلند ہستی کی نسبت جھوٹ بولنا کس کی طاقت ہو سکتی ہے۔

حضور ہم اپنے پاس زائد کپڑے نہ ہونے یا زیور نہ ہونا تکلیف محسوس نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے آقا کے موتھہ سے نکلے ہوئے ایک معمولی فقرے پر بھی سر دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ہماری معمولی اور سادہ پوزیشن پر غیر احمدی کے طعنے کہ صاحب حیثیت ہونے کے باوجود یہ حالت ہے۔ ہمارے جواب دینے میرے لئے کوئی زیور نہ لائے تھے کہ تحریک جدید کے اصول کے خلاف ہے۔

نیز میں نے ایک دفعہ اپنے سوٹ کے لئے پٹی خریدی۔ تو ڈاکٹر صاحب نے روپے دینے سے انکار کر دیا۔ کہ ہمیں منع ہے۔ پھر میں نے انہیں بتایا کہ ہمیں کیونکر منع ہے جبکہ حضور نے وری کے لئے کپڑے تیار کراتے وقت ایک سرخ رنگ کے نوان کے دوپٹے پر ایک سلمہ کی پٹی سیدہ ام وسیم صاحبہ کو بھیجا تھا۔ کہ تیار کر دو۔ تو انہوں نے معراج نامی درزن کو کہا۔ کہ جلد تیار کر دو۔ اسی اثنا میں ہم چلے گئے۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا۔ کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ تاکہ جلدی ہو جائے دیر ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس دن انہوں نے ڈلہوزی جانا تھا سو ایک طرف میں نے بیٹھ کر جلد جلد دوپٹہ ختم کیا۔

پر اعتراض اور پھر دلائل بھی ایسے کہ انسان کو لاجواب کر دیتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ لوگ حضور کے گھر کی مثال دے دیتے ہیں۔ پھر اس پر ہمارے گھر میں ڈاکٹر صاحب معمولی معمولی بات کو بھی تحریک جدید کی آڑ لے کر رد کر دیتے ہیں۔ تو یہ سوچ کر کہ چلیں اپنی غلط فہمی کو بھی دور کر لیں۔ اور دوسروں سے بھی لاجواب ہوں۔ یہ گستاخی کر رہی ہوں۔ امید ہے کہ حضور اقدس اپنی پہلی فرصت میں اپنے نیک اور مبارک جواب سے مشکور فرمائیں گے۔ نیز اتنی بڑی گستاخی معاف فرمائیں گے۔ شاید اس طرح ہمارے گھر کی بگڑی ہوئی حالت بھی سدھر جائے۔ اگر ڈاکٹر صاحب غلطی پر ہوئے۔ تو وہ اپنی غلطی درست کر لیں گے۔ ورنہ گھر والے اپنے آپکو سنوار لیں گے۔ والسلام

خاکسار۔ اہلیہ ڈاکٹر محمد رمضان میڈیکل ہال تھل
ضلع کوہاٹ

جواب از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

پہلی بات کا جواب یہ ہے۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ ام طاہر جب میرے گھر میں تھیں۔ تو ان کا نکاح ثانی کس طرح ہؤا۔ شاید یہ مراد ہے کہ جب ان کی وفات کے بعد بشریٰ بیگم سے نکاح ہؤا ہے۔ تو یہ سراسر جھوٹ ہے۔ کہ میں نے کھڑے ہو کر مکان صاف کروایا قطعاً خلاف واقعہ ہے باقی ان کی دو بیٹیوں کا جہیز اس وقت موجود تھا جس میں سے نوے فیصدی سے زیادہ لوگوں کا تحفہ دیا ہؤا تھا۔ اگر آپ کے خاوند کو لوگ ان کی بیوی یا لڑکی کے لئے تحفہ دیں۔ اور وہ اس تحفہ کو آپ کو نہ دیں تو وہ یقیناً غلطی کریں گے۔

بشریٰ بیگم کو کتنے جوڑے دیئے گئے مجھے یاد نہیں مگر غالباً پانچ تھے۔ اور یہ درست نہیں کہ میں نے تحریک کے ماتحت کہا ہو۔ کہ تین جوڑے سے زیادہ نہ دیئے جائیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ ہر شخص اپنی حیثیت کے ماتحت سادگی کرے ہر شخص اپنے موجودہ معیار کو گرا دے سو یہ ایک اجتہادی سوال ہے۔ جو شخص دیانتداری سے عمل کریگا ثواب پائیگا۔ جو دھوکا بازی کرے گا سزا پائیگا۔ باقی آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ کے خاوند خواہ کتنے امیر ہوں ان کی مالی حالت میرے برابر نہیں۔ قادیان اب تو دشمن کے ہاتھ میں ہے۔ مگر وہاں میری جائداد ۲۰۔۲۵ لاکھ کی تھی۔ میں چندہ ۳۰ سے ۴۰ ہزار تک دیتا تھا۔ کیا آپ کے خاوند کی اتنی آمدن ہے۔ پھر اگر انہوں نے تین جوڑے دیئے میرے پانچ جوڑوں کے مقابل میں تو زیادہ دیا کم تو نہیں دیا۔ یہ بھی غلط ہے کہ شادی کے موقعہ پر زیور بنوانے منع کیا ہے۔ میں نے نسبتاً سادگی کا کہا ہے۔ ہر شادی پر میں نے اپنے بچوں کو زیور دیئے ہیں گو نسبتی سادگی ہے۔

نوٹ:۔ میرے دس بچوں کی شادی پر میرے ایک سال کے چندہ سے کم روپیہ لگا ہے۔ آپ اپنے خاوند سے پوچھیں کہ آپکی شادی پر جو ان کا خرچ ہؤا وہ ایک سال کے چندہ سے زیادہ تھا یا کم تھا۔ اس سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ انہوں نے سادگی کی یا میں نے

آپ نے لکھا ہے کہ خلیفہ پر کون جھوٹ بول سکتی ہے۔ گویا لوگ خدا

یاد

آئی ہے یاد آج پھر اُس حق پرست کی
جس نے حیاتِ تازہ کے نغمے الاپ کر
صدق وصفا کی شمعیں جلائیں کچھ اسطرح
ڈالی جو خاک پر کبھی مچلی ہوئی نگاہ
اپنے ہی گرد وپیش سے فرصت نہ تھی جنہیں
اللہ رے اُس جری کے عزائم کی آب وتاب
بھر کر دلوں میں ذوق یقیں ذوق حریت

جس نے حریم عشق بریں کو ہلا دیا
مُردوں کو زندگی کا قرینہ سکھا دیا
اک قادیاں تو کیا یہ جہاں جگمگا دیا
ہر ذرہ حقیر کو سونا بنا دیا
سارے جہاں کے درد کا چسکا لگا دیا
طوفاں ٹھہر گئے وُہ اگر مسکرا دیا
روندے ہوؤں کو عرش کا تارا بنا دیا

میں اس حسین یاد کو دل میں بسا ؤنگا
اک لازوال نقش محبت بناؤنگا

(ثاقب زیروی)

درویشانہ مقالہ!

(از جناب مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے ناظر امور عامہ مقیم قادیان)

(۳)

(۴)

گذشتہ فسادات کی لپیٹ میں ہمارے ملک کی کئی قوموں کے افراد آئے جس طرح دوسرے مسلمانوں اور ہندوؤں اور سکھوں کو ان ایام میں سخت جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کے عزیز و اقارب موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ ر بستیاں برباد ہوئیں اموال لوٹے گئے جائدادیں تباہ ہوئیں کاروبار بند ہو گئے اور ملازمتیں جاتی رہیں اسی طرح احمدی بھی انہی المناک مصائب اور تکالیف میں سے گذرے۔ لیکن خدائے محسن اور کریم کی یہ آواز ان کے لئے تسلی اور اطمینان کا موجب بنی کہ ان تکونوا تالمون فانھم یالمون کما تالمون وترجون من اللہ مالا یرجون۔ یعنی اے مومنو اگر تمہیں رنج و الم دکھ اور تکلیف اٹھانا پڑ رہا ہے۔ تو تم اکیلے یہ نہیں اٹھا رہے بلکہ تمہارے غیر اور مخالف بھی اس میں تمہارے شریک حال ہیں۔ لیکن تمہیں ایک فوقیت اور امتیاز حاصل ہے جس سے وہ لوگ محروم ہیں اور وہ یہ کہ ان مصائب اور آلام کے نتیجہ میں تمہاری امیدیں اپنے محسن اور رحیم خدا پر لگی ہوئی ہیں اور تمہیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ مصائب کے یہ دن جلد کاٹ دے گا۔ اور آرام و سہولت کے سامان پیدا کرے گا۔ اور تم ان مصائب سے تباہ اور ناکام نہیں ہو گے بلکہ خدا تعالیٰ ان تکالیف کو تمہاری کامیابی اور ترقی کا ذریعہ بنائے گا پھر یہی نہیں کہ ان تکالیف کا اجر تمہیں اس عارضی دنیا میں ملے گا۔ بلکہ آئندہ زندگی میں غیر محدود برکتوں اور فضلوں کے تم وارث ہو گے اور ہمیشہ کی خوشگوار زندگی تمہیں عطا کی جائیگی

خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بشارت کے ہوتے ہوئے کون مومن ہے جو تکالیف اور مصائب سے گھبرا اور دل برداشتہ ہو۔ بیشک یہ مصائب اس تنور کے مشابہ ہیں جس کے اندر جلا کر راکھ کر دینے والی آگ شعلہ زن ہو۔ لیکن ایک حقیقی مومن جو بھی اس میں قدم رکھتا ہے وہ آگ گلزار بن جاتی ہے مجھے وہ واقعہ نہیں بھولتا جو گذشتہ دنوں ہمیں پیش آیا۔ احباب کو معلوم ہے کہ ہم اپنے مقدس مقام میں ایک محدود حلقہ میں سکونت پذیر ہیں اور اس خیال سے کہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو یا شرارتی عنصر کو کسی شرارت کا موقعہ نہ ملے بازار میں کم جاتے ہیں اور بیرونی محلہ جات میں تو شاذ ہی جانا ہوتا ہے گذشتہ دنوں ایک ضروری کام کے لئے ہم محلہ دار الفضل میں گئے۔ ہم نے دیکھا کہ راستوں میں قرآن کریم کے اوراق پھاڑ پھاڑ کر گلیوں اور نالیوں میں پھینکے ہوئے تھے اور وہ مکانات جو ہمارے بزرگوں عزیزوں اور دوستوں کی ملکیت تھے غیروں کے قبضہ میں تھے ۔ان میں وہ حسب منشاء تصرف کر رہے تھے بہت سے ایسے مکانات بھی تھے جن کی چھتیں اکھاڑ اکھاڑ کر شہتیر اور کڑیاں بطور ایندھن استعمال کی جا چکی تھیں۔ اور دروازے اور کھڑکیاں بھی چولہوں اور بھٹیوں میں جھونکے جا چکے تھے ان باتوں کو دیکھ کر طبعاً ہمارے دلوں میں درد اور رنج پیدا ہوا۔ اس تکلیف اور دکھ کا اظہار ہم ایک دوسرے سے کر رہے تھے کہ چلتے چلتے ہم مکرم غلام فرید صاحب ایم اے کے مکان کے کونہ پر پہنچے جونہی ہماری حسرت بھری اور غمزدہ نگاہیں آگے کی طرف اٹھیں۔ ہمیں مسجد دار الفضل کی جنوبی دیوار نظر آئی جس پر جلی حروف میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الہامی الفاظ لکھے ہوئے تھے

"دیکھ میں تیری دعاؤں کو جلد قبول کرتا ہوں"

ان الفاظ کو پڑھ کر معلوم ہوتا تھا کہ اسی وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری قلبی تکلیف کو دور کرنے کے لئے نازل ہو رہے ہیں۔ عین اس تکلیف اور درد کے موقعہ کو دیکھ کر ہماری کتنی کلفتیں دور ہو گئیں اور ہمارے دلوں میں کیسی ڈھارس بندھی۔ اس کیفیت کا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا ہاں یہ بتا دینا مناسب ہے کہ وحی الٰہی کے یہ الفاظ مذکور مسجد پر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک عرصہ پہلے لکھوائے گئے تھے جو ابھی تک موجود ہیں۔

اسی ضمن میں ایک اور واقعہ بھی قابل ذکر ہے ستمبر کا مہینہ تھا۔ فسادات کی آگ کے شعلے نوبت بہ نوبت قادیان کے قریب آ رہے تھے۔ اور ارد گرد کے دیہات کے مکین پناہ گزینوں کی شکل میں قادیان میں جمع ہو رہے تھے ایک دن حسب معمول میں دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ پیرو شاہ کے گاؤں کے چھ سات احمدی احباب اندر داخل ہوئے وہ بھی اپنی تمام جائدادوں اور املاک کو چھوڑ کر اور فقط جان لے کر یہاں پہنچے تھے۔ علیک سلیک اور چند ابتدائی باتوں کے بعد ایک پچپن سالہ احمدی جس کا نام دلدار خان یا فوجدار خان تھا اور دیہاتی وضع کا ایک مخلص احمدی تھا۔ کھڑا ہوا۔ اور اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔ کہ جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جائداد کی تحریک فرمائی میں نے ان سب دوستوں کو کہا کہ وہ اپنی جائدادیں خدا کیلئے وقف کر دیں۔ لیکن کسی نے میری نہ سنی۔ اور سوائے میرے اُن میں سے کسی نے جائداد وقف نہ کی۔ اب ہماری سب کی جائدادیں قبضہ سے نکل گئی ہیں۔ لیکن میری جائداد تو پہلے سے ہی خدا کے حضور محفوظ ہو چکی ہے اور ہر قسم کے نقصان سے بچ گئی ہے۔ لیکن یہ دوست جو اپنی جائدادوں کو خدا کے حضور پیش کرنے سے گریز کرتے تھے اب قلاش محض ہو گئے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ احمدی بالخصوص قادیان کے احمدی باوجود نقصان عظیم کے روحانی طور پر نقصان سے بچ گئے۔ کیونکہ اُن کی جائدادیں دین کے لئے وقف تھیں اور خدا تعالیٰ کے حضور پیش کی جا چکی تھیں۔ قادیان کی تو نوے فی صدی جائدادیں وقف ہو چکی تھیں پس بے شک مادی لحاظ سے جائدادوں کا بہت بڑا نقصان ہوا۔ لیکن وقف کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے روحانی اعتبار سے احمدیوں کو ان جائدادوں کے ثواب سے محروم نہ کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جب ہم قادیان کی ان مساجد کو دیکھتے ہیں جو بیرونی محلہ جات میں ہیں۔ جن محلہ جات میں اب پناہ گزین آباد ہیں اور ان میں کبھی روزانہ پانچوں وقت خدائے واحد کا نام بلند ہوتا تھا۔ اور اس ذات قدوس کی تقدیس اور حمد و ثنا کے ترانے گائے جاتے تھے۔ اور مومنوں کی جبینیں ہائے نیاز سجدہ ریز ہوتی تھیں۔ لیکن اب ان میں سے کسی کے اندر بیل گائے اور گدھے بندھے ہوئے ہیں۔ اور کسی کے اندر اپلوں کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں۔ اور کسی میں ٹخنوں تک نجاست کے انبار لگے ہوتے ہیں۔ اور کوئی پناہ گزینوں کی رہائش کے طور پر استعمال ہو رہی ہے (قادیان کی مساجد اب خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد بار کی کوشش سے اور گورنمنٹ کی امداد سے صاف کرا دی گئی ہیں۔ لیکن دوسرے دیہات اور شہروں کی مساجد کا یہی حال ہے) اور اسی طرح ہم قرآن کریم احادیث اور دوسری مقدس کتب کے اوراق میں تھا کو یا دوسری سنجس اشیاء بکتے ہوئے دیکھتے ہیں یا نالیوں اور گندگاہوں میں ان کی بے حرمتی ہوتے دیکھتے ہیں تو ہمارے قلوب رنج اور افسوس سے بھر جاتے ہیں۔ اور ہمارے اس درد و کرب میں قادیان کے مضافات کے دیہات۔ جن میں احمدیت کا پودا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ میں لگایا گیا۔ اور آپ کے صحابہ نے اپنے اعلیٰ نمونہ اور قربانی قدسیہ سے اُس کی آبیاری کی۔ کا تصور اور بھی اضافہ کر دیتا ہے بے شک بھینی۔ کھارا۔ ننگل۔ تلونڈی۔ کلو سوہل۔ ٹھیکریوالہ۔ فیض اللہ چک۔ بہبل چک۔ بازید چک۔ قلعہ غلام نبی۔ بھیر ونیچی بیری۔ سیکھواں۔ ونجواں۔ اٹھوال اور ساد چور وغیرہ کے مکین۔ ہاں وہ مقدس مکین جو مسیح محمدی کے دست احیاء سے زندہ ہوئے تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی اور شیدائی تھے اسیا وہاں نظر نہیں آتے اور نہ ان کی مساجد سے اب صدائے تحسین اور یگانہ کا نام بلند ہوتا ہے۔ لیکن ترجون من اللہ مالا یرجون کے امید افزا الفاظ ہماری ڈھارس بندھاتے ہیں۔ اور ہم خدا تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ ضرور ان مقدس یادگاروں کو احمدیت کے نور سے دوبارہ منور کرے گا۔ اور مومنوں کے لئے ضرور نشان نمائی فرمائیگا درحقیقت خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین ہی ہے جو مایوسی کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ہمارے لئے امید اور کامیابی کی جھلک پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس یقین کو پیدا کرنے۔ قائم رکھنے اور خدا تعالیٰ کے وعدوں کو یاد دلانے کے لئے بعض اور باتیں بھی ہیں۔ جو ہمارے لئے موجب صد برکات ہیں بسا اوقات جب ہم گرد و پیش کے تاریک حالات اور دلخراش واقعات کو دیکھ کر پژمردہ اور کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں اور اس کس مپرسی اور بے بسی کی حالت میں کسی مونس و غمخوار کی شدت کے ساتھ ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ تو عین اس وقت ہمارے آقا اور امام سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا کوئی جانفزا اور روح پرور پیغام بذریعہ خط یا فون ہمیں مل جاتا ہے۔ جس سے ہمارے ٹوٹتے ہوئے دل پھر جڑ جاتے اور گرتی ہوئی ہمتیں پھر استوار ہو جاتی ہیں۔ یا اس وقت قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا کوئی ایمان افروز خط ہماری ڈھارس بندھانے کے لئے آن پہنچتا ہے۔ پھر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس صاحبزادگان کا ہمارے اندر درویشانہ حالت میں ایک پاکیزہ نمونہ کے ساتھ بسر اوقات کرنا اور اعلیٰ قربانیوں کا پیش کرنا ہمارے لئے بہت زیادہ باعث تقویت اور ازدیاد ایمان ہوتا ہے اور امیر صاحب مقامی جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل جو شب و روز درویشان قادیان کی سود و بہبود کے لئے کوشاں رہتے ہیں کے کام کو کسی قدر ہلکا کرنے والا ثابت ہوتا ہے خدا تعالیٰ اس مقدس خاندان اور اس کے بانی علیہ السلام پر بے شمار رحمتیں اور [illegible] نازل فرمائے آمین

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے عزیز چوہدری محمد اکمل صاحب بی۔ اے طالب علم انجینئرنگ کالج لاہور چند روز سے کمر درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (۲) مکرمی مختار احمد صاحب ہاشمی کارکن صدر انجمن احمدیہ عرصہ سے مالی مشکلات میں گرفتار ہیں وہ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کو اپنی خاص دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ منیر احمد [illegible]

ہر احمدی کا موصی ہونا کیوں ضروری ہے؟

بیعت کے وقت ایک احمدی یہ عہد کرتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیگا۔ صرف عہد کر دینے سے کوئی شخص اپنی ذمہ واریوں سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اس عہد کو عملاً پورا نہ کرے اگر ایک شخص یہ عہد کرتا ہے کہ میں سچ بولوں گا۔ لیکن وہ وقت آنے پر سچ نہیں بولتا۔ تو ہم اسے سچا نہیں کہیں گے۔ اسی طرح جو احمدی وقت آنے پر اپنے عہد کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم نہیں کرتا تو ہم اسے ایک سچا احمدی نہیں کہہ سکتے۔ جس وقت دنیا کے لوگوں نے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا تھا۔ اور وہ دنیا پر اس طرح گر رہے تھے جس طرح کہ مردار پر چیلیں اور کتے گرتے ہیں۔ اس وقت خدا تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس نے ایک ایسے انسان کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا جس کا دل خدا کی محبت سے پُر تھا اور جس کا سینہ خدا کے بندوں کی ہمدردی سے مملو تھا۔ اس بندہ نے اس خدا کے محبوب بندہ نے دنیا کو دوزخ میں گرتے دیکھا۔ اس کا دل پسیجا اس کی آہیں خدا کے عرش تک پہنچیں۔ اور وہ دنیا کے لئے ایک امن کا پیغام واپس لے کر لوٹیں۔ وہ نظام امراء کے لئے بھی رحمت تھا اور غرباء کے لئے بھی رحمت تھا۔ وہ اپنوں کے لئے بھی رحمت تھا اور بیگانوں کے لئے بھی رحمت تھا۔ جب دنیا چلا چلا کر کہہ رہی تھی۔ کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ اس وقت اس خدا کے محبوب بندہ نے قادیان سے دنیا کی پکار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ نیا نظام جو تمہارے لئے سراسر رحمت ہے وہ میں لایا ہوں اور وہ "الوصیّت" میں موجود ہے۔ اے دنیا کے لوگو! اگر تم فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتے ہو۔ تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ "الوصیت" کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ "الوصیّت" میں وصیت میں شامل ہونے والوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جاوے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ہے"۔ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر ہر احمدی جو وصیت کرتا ہے۔ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے۔ وہ اپنے اس عہد کو پورا کرتا ہے۔ جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کے انتظام کے متعلق مزید فرمایا ہے۔ کہ "بلاشبہ اس نے (یعنی خدا تعالےٰ نے) ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دے دیں۔ بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں"۔ پھر فرماتے ہیں "ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ہے"۔

اس کے بعد پھر حضور فرماتے ہیں

"یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں اور ایک زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرینگے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا کہ کاش میں تمام جائیداد منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے وہ زادِ راہ جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون"۔

الغرض وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے اور اپنے مال کی وصیت کرنا علامت ہے نیکی کی علامت ہے تقویٰ کی۔ جب ہر احمدی کے اندر نیکی اور تقویٰ پایا جاتا ہے۔ جب ہر احمدی نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد باندھا ہوا ہے۔ تو پھر ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ایمان کے کامل ہونے [illegible]

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ۲۹ رمضان المبارک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پاک نمونہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک جدید کی چودہ سالہ شاندار قربانیوں کے شمار و اعداد پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ خاندان کی قربانیاں احمدیہ جماعت کے لئے ایک اسوہ حسنہ اور قابل تقلید مثال ہیں فضل خدا خاندان کے اکثر افراد اپنی آمد کا بہت بڑا حصہ راہ خدا میں دے رہے ہیں۔ اور بعض کی چندہ کی نسبت تو پچاس فی صدی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اسی واسطے بعض کہتے ہیں کہ ہم پہلے ہی بڑھا کر دے رہے ہیں۔ اب حضور کے مطالبہ پر کیا پیش کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۲۹ رمضان المبارک تک وعدہ ادا کرنے والوں کے نام دعا کے لئے پیش کئے جائیںگے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اسوہ حسنہ یہ ہے کہ حضور نے تحریک جدید کے چودھویں سال کا اپنا عطیہ دو ہزار روپیہ داخل فرما دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ ہر مخلص کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک پورا ہو جائے محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ نے اپنا وعدہ -/۶۰ کا پورا کر دیا۔

گذشتہ فسادات نے بعض احباب کو تیرھویں سال کی رقم ادا کرنے کا موقعہ نہ دیا۔ اور بقایا ہو گیا۔ ان کو حضور کی اجازت تھی کہ وہ چودھویں سال کے ساتھ دے دیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کے ذمہ بھی بقایا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے کچھ روپیہ عطا فرمایا ہے میں چاہتا ہوں کہ خدا کے قرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔ لہذا آپ مجھے میرا حساب بنا کر لے آئیں۔ جب خاکسار نے حساب پیش کیا۔ تو آپ نے تحریک جدید کے تیرھویں سال کے -/۶۰۰ لم چودھویں سال کے -/۵۶۰ اور غلہ فنڈ کے -/۵۷ دے کر فرمایا کہ اب چودھویں سال کے -/۱۱۸ رہتے ہیں۔ جو خدا کے فضل سے امید ہے کہ جلد ادا کرنے کی کوشش ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

صاحبزادہ میاں محمد احمد خانصاحب جن کے ذمہ ایک خاص وجہ سے بقایا رہ گیا تھا۔ جو اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے اپریل میں -/۵۰۰ اور آج -/۵۰۰ دیکر فرمایا کہ اب میرے ذمہ -/۸۱ لم چودھویں سال کے ہیں۔ جس کے ادا کرنے کی کوشش یہ ہے کہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل ادا کر دوں۔ خاندان کے دوسرے احباب اور تحریک جدید کے مجاہد کو آج سے ہی اسی جدوجہد میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ اپنے مقدس امام کی اور خاندان کی رفتار میں ۲۹ رمضان المبارک تک بہر حال پورا ہو جانا چاہیئے تا وعدہ پورا کر کے اس کا دل خوش ہو کہ میں نے خدا کا قرض ادا کر دیا۔ اب میں آئندہ مزید قربانیوں کے لئے تیار ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا غضب کیوں آیا

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب لوگوں کے دلوں سے خدا تعالےٰ کا خوف جاتا رہتا ہے اور وہ دن رات فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں۔ تو پھر خدا تعالےٰ ان کو راہ راست پر لانے کے لئے ایک ربانی نذیر مبعوث فرماتا ہے مگر اکثر لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے اور وہ مختلف اقسام کے عذاب نازل فرماتا ہے۔ یہی حال اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔ اسکے متعلق اردو انگریزی لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Secunderabad (D.N.)

اجلاس جناب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

بڈھا ولد عطر جٹ ورڈ انچہ سکنہ موضع تحصیل پھالیہ

بنام لاہوری مل ولد رلد مل قوم کھتری چھڑہ سکنہ ڈنگہ تحصیل کھاریاں دعویٰ فک الرہن قبہ موضع ... تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کوئی عذر فک الرہن میں ہو تو مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۵۰ء کو اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا ہو جاویں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۱۲ جون ۵۰ء

(مہر عدالت)   (دستخط حاکم)

تحریک ستمبر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء جو حال ہی میں نظارت بیت المال کی طرف سے دوبارہ شائع کر کے جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے میں فرمایا تھا

"...... لیکن جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ بعض افراد کا زیادہ سے زیادہ قربانی کرنا اتنا خوشکن نہیں ہو سکتا جتنا زیادہ سے زیادہ افراد کا تھوڑی قربانی کرنا۔ گو تجربہ نے بتا دیا ہے کہ جماعت متواتر تحریکات کے نتیجہ میں اپنے اخلاص میں ترقی کرتی ہے۔ اور کرتی چلی جائیگی۔ پہلے اگر روکیں پیدا بھی ہوں۔ تو آہستہ آہستہ وہ روکیں دور ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس تحریک کے شروع میں بھی روکیں پیدا ہوئیں۔ لیکن وہ روکیں آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہیں۔ اور لوگوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن اس رفتار کو دیکھ کر میں ڈرتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں زیادہ تر جماعت ثواب سے محروم رہ جائے گی۔ اسلئے غور کرنے پر میں نے اس سکیم میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں جن کا میں آج اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ تبدیلی یہ ہے کہ بجائے ۲۵ فی صدی کے ۱۶½ فیصدی اور بجائے ۵۰ فیصدی کے ۳۳ فیصدی حد رکھی جائے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہونگے۔ جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں ......"

نظارت بیت المال میں حضور کے اس ارشاد پر جو وعدے اب تک موصول ہوئے ہیں وہ بعض افراد کی طرف سے ہی ہیں نہ کہ زیادہ افراد کی طرف سے۔ جماعتوں نے بلحاظ جماعت بہت کم توجہ کی ہے۔ اسلئے احباب جماعت اور عہدیداران مال کو چاہیئے کہ خواہ حصہ تھوڑا لیا جائے یعنی ۱۶½ فی صدی آمد۔ لیکن زیادہ سے زیادہ احباب اس میں شامل ہوں۔ جزاکم اللہ

(نظارت بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ!!

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے۔ اور اسی زمانہ سے چندہ جلسہ سالانہ بھی علیحدہ وصول ہوتا رہا ہے۔ یہ چندہ بھی دیگر لازمی چندوں کی طرح لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اس کی شرح ایک ماہ کی آمد پر دس فی صدی ہے۔ وہ اصحاب جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ "تحریک ستمبر" میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ تو چندہ جلسہ سالانہ ماہوار اقساط میں ادا کریں گے ہی۔ مگر ایسے احباب جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکے۔ اگر وہ بھی چندہ جلسہ سالانہ واجب الادا مناسب اقساط میں ماہانہ چندہ کے ہمراہ ارسال مرکز کرتے رہیں تو جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل وہ بآسانی اس فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جائیں گے اور اس طرح صدر انجمن احمدیہ جلسہ کے انتظامات بسہولت سرانجام دے سکے گی۔

نظارت بیت المال عہدیداران مقامی سے خواہش کرتی ہے کہ وہ اس طریق کو عملی جامہ پہنا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (نظارت بیت المال)

المنشور نمبر ۲ کے متعلق اطلاع

جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایک سہ ماہی رسالہ آخر ماہ مارچ ۱۹۴۸ء سے شروع ہوا ہے۔ پہلا نمبر آخر مارچ میں شائع ہوا تھا۔ دوسرا نمبر آخر جون میں شائع ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن جن طلباء کے سپرد اس کی ادارت اور مینیجری کا انتظام ہے۔ انہیں بعض غیر معمولی حالات کے ماتحت باہر جانا پڑ گیا۔ اور مضامین وغیرہ کے باوجود رسالہ جون میں شائع نہیں ہو سکا۔ اب دوسرا اور تیسرا نمبر آخر ستمبر میں اکٹھا شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ احباب مطلع رہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

تعاونی کمیٹی کے حصہ دار فوراً توجہ فرمائیں

قادیان میں ایک تعاونی کمیٹی میرے زیر انتظام جاری تھی۔ اب جو ممبر مجھ سے ملے ہیں انہوں نے کمیٹی کے حصوں کو بحالات موجودہ جاری رکھنا ناممکن بتایا ہے۔ اس لئے تجویز کیا گیا ہے۔ کہ قرعہ کے ذریعہ سے جن دوستوں نے اپنے نام کی رقوم وصول کر لی ہیں۔ اور بقیہ اقساط ان کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ذمہ ایک یا دو یا تین حصہ دار حسب رقم قرضہ کر دیئے جائیں اس طرح باقساط ہر ایک حصہ دار کا حق ادا ہو جائیگا۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ضروری ہے

اوّل:۔ ہر حصہ دار اپنے موجودہ پتہ سے مطلع کرے۔

دوم:۔ ہر حصہ دار اپنی جمع کردہ رقم سے (اور اگر ان کے نام کا قرعہ نکل چکا ہے۔ تو وصول کردہ رقم سے بھی) بتفصیل مطلع کرے۔

سوم:۔ ہر حصہ دار جو بذریعہ قرعہ رقم لے چکا ہے مطلع کرے کہ آیا وہ واجب الادا رقم یکمشت دیگا۔ یا کمیٹی کی مقررہ اقساط سے ماہ بماہ دیگا۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا اطلاع آنے پر ہر حصہ دار کو مشترکہ اخراجات اس کی آمد اور فاضلہ یا بقایا سے بذریعہ رجسٹری خط اطلاع دی جائیگی۔ جملہ اطلاعات کا ایک ماہ تک انتظار کیا جاوے گا۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری احمد نگر براستہ لالیاں ضلع جھنگ

اعلانات نکاح

۱۔ میرا نکاح ذکیہ بیگم صاحبہ بنت قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی (دار البرکات شرقی) احمد نگر راولپنڈی کے ساتھ مورخہ ۴ جون کو بعد نماز جمعہ انجمن احمدیہ راولپنڈی میں مکرم قاضی محمد رشید صاحب نے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبد الرحمٰن سعید صاحب کا نکاح سارہ صدیقہ صاحبہ بنت بابو عبد اللطیف صاحب مرحوم (دار الرحمت) قادیان کے ساتھ مورخہ ۲ جون کو بعد نماز مغرب حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے رتن باغ لاہور میں بعوض ایک ہزار روپیہ پڑھا۔ دعا ہے کہ یہ رشتے احمدیت اور اسلام کے لئے بابرکت ہوں۔ آمین

(حقیر محمد نصیب عارف (جمعدار) حال راولپنڈی)

اتحادی ثالث کیخلاف عدم اعتماد کا اظہار

قاہرہ ۲۱ رجولائی - کہا جاتا ہے عرب تحادی نرجوں کے ثالث کاؤنٹ برنا ڈوٹ سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ وہ گذشتہ دنوں میں یہودیوں سے عارضی صلح کی شرائط پر کما حقہ عمل کرانے میں بالکل ناکام رہے ہیں۔ عربوں کا مطالبہ ہے کہ کاونٹ کو فوراً واپس بلا لیا جائے اور کسی ایسے شخص کو ثالث مقرر کیا جائے۔ جو صلح کی شرائط پر سختی سے عمل کرا سکے۔

وزارت پر تنقید کرنے کی سزا

مردان ۱۸ رجولائی - مردان مسلم لیگ کے سیکرٹری مسٹر محمد افضل نے اطلاع بھیجی ہے کہ حکومت سرحد نے پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ممبر اور سرحد کے ممتاز مسلم لیگی ممبر خان غلام محمد خاں کو مطلع کیا ہے کہ حکومت نے ان کے اسلحہ کا لائسنس ضبط کر لیا ہے مگر اس ضبطی کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ خان غلام محمد خاں صاحب نے حال ہی میں قیوم وزارت پر کڑی نکتہ چینی کی تھی۔ اور کہا تھا کہ سرحد میں آرڈیننس راج ہے

عرب ممالک سے حیدر آباد کے تعلقات

دمشق ۱۸ رجولائی - عرب ممالک سے تعلقات پیدا کرنے کے لئے حیدر آباد کا ایک وفد آجکل عرب ملکوں کا دورہ کر رہا ہے وفد کے ممبر، ظاہری منصور علی، سید تقی اور سید نصیب الحسینی یہاں شام کے صدر سے ملے اور انہیں بتایا کہ وہ اسلامی ملکوں کا دورہ کر رہے ہیں تاکہ حیدر آباد اور ان ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ حیدر آبادی وفد مصر، سعودی عرب اور لبنان کا دورہ کر چکا ہے ہر جگہ ان کا بڑا پر خلوص خیر مقدم کیا گیا ہے۔

حکومت مغربی پنجاب کے خلاف

سول نافرمانی کی دھمکی

لاہور ۲۱ رجولائی - حال ہی میں مغربی پنجاب اسمبلی کے مہاجر ممبروں نے ایک ریزولیوشن میں مہاجرین کی ضلع وار آبادی پر زور دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر پندرہ دن کے اندر ان کا مطالبہ منظور نہ کیا گیا تو موجودہ حکومت کو ان کی حمایت حاصل نہیں رہے گی۔ آج صوفی عبد الحمید ایم۔ ایل۔ اے (مشرقی پنجاب) نے پریس کانفرنس میں اس فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے حکومت پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ اگر مقررہ مدت میں ہمارا مطالبہ منظور نہ کیا گیا تو ہم صوبہ بھر میں سول نافرمانی کی تحریک چلائیں گے۔

پاکستان دستور ساز اسمبلی کا

اجلاس ۲۳ ر اگست کو ہوگا

کراچی ۲۱ جولائی - پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس معلوم ہوا ہے کہ ۲۳ ر اگست سے ایک ہفتہ کی مدت کے لئے منعقد ہوگا۔

میکار تھر کیمپ (باؤلی) کا آٹا نواحی دیہات میں بک رہا ہے

غبن کے الزام میں ایک بلاک افسر معطل دوسرا پولیس کے حوالے

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۲۱ جولائی

پناہ گزینوں سے متعلق انتظامیہ محکمہ کے ایک ترجمان سے معلوم ہوا ہے کہ میکارتھر کیمپ (باؤلی) میں کیمپ کے ملازموں کے خلاف سرگرمی سے جد و جہد شروع ہو گئی ہے ایک بلاک افسر معطل ہو چکا ہے اور اس کے خلاف برخواستگی کی سفارش کی جا چکی ہے۔ اور دوسرے کا کیس پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے ان دونوں میں اول الذکر پر اڑھائی من آٹا غبن کرنے کا الزام تھا اور دوسرے کے خلاف آٹا غبن کرنے جعلی راشن کارڈ بنوا کر آٹا حاصل کر کے بلیک مارکیٹ میں بیچنے۔ کارڈوں پر کیمپ کمانڈنٹ کے جعلی دستخط کرنے اور کیمپ میں مہاجر دوشیزاؤں سے ناجائز خدمت لینے کے الزام تھے۔

میرے اس سوال کے جواب میں کہ کیا یہ سچ ہے کہ باؤلی کیمپ کی تمام شاخوں میں مہاجرین نے راشن کارڈوں پر بہت زیادہ تعداد اپنے کنبوں کی دکھائی ہوئی ہے اور وہ ضرورت سے زیادہ آٹا نواحی دیہات میں فروخت کر دیتے ہیں۔ محکمے کے ترجمان نے بتایا کہ کچھ دیر سے واقعی یہ شکایت زیادہ ہو گئی ہے بلکہ دو ایک دفعہ ان کیمپوں کے انچارج صاحبان نے بیس بیس تیس تیس پناہ گزینوں کے غول ایسا کرتے ہوئے پکڑے بھی ہیں۔ آپ نے کہا اول اول ایسے افراد کو صرف ایک دو دن کیلئے راشن بند کرنے کی سزا ہی دی جاتی ہے

انگریزی دوائیں برآمد کرنیکے لائسنس

کراچی ۱۸ جولائی حکومت پاکستان کی وزارت خوراک زراعت اور صحت کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ انگریزی دوائیں برآمد کرنے والے تمام لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء تک دوائیں برآمد کرنے کا لائسنس بنوا لیں۔ اس تاریخ کے بعد کوئی لائسنس جاری نہیں کیا جائے گا۔

سائیکل ٹیکس لگانیکی تجویز

لاہور ۱۸ جولائی معلوم ہوا ہے کہ لاہور کارپوریشن کے حدود میں سائیکلوں پر ٹیکس لگانے کا سوال تجویز کی صورت میں پڑا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں اس تجویز کے خلاف کافی لے دے مچائی گئی ہے۔ کارپوریشن کے ایک افسر نے بتایا کہ لاہور کے شہریوں کو اس تجویز پر اظہار رائے کا موقعہ دیا گیا ہے اور کارپوریشن انکے جذبات کا احترام کریگی۔

جنوبی افریقہ اتحادی قوموں سے الگ ہو جائیگا

جوہنسبرگ ۲۱ رجولائی - جنوبی افریقہ کی سفید فام نسل کے باشندے آجتک دوسری قوموں کے "کالے باشندوں" سے جو توہین آمیز سلوک کرتے رہے ہیں اس کے متعلق اتحادی قوموں میں ریزولیوشن پیش ہوتے دیکھ کر جنوبی افریقہ کے نئے نیشنلسٹ لیڈر ڈاکٹر ملان غور کر رہے ہیں کہ اس مسئلے پر جھگڑا ہونے سے پہلے ہی جنوبی افریقہ اتحادی قوموں سے رشتہ توڑ لے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر ملان پچھلے ہفتے جنوبی افریقہ کے سیاسی لیڈروں سے بات چیت میں مصروف رہے۔ ڈاکٹر ملان کو خطرہ ہے کہ اگر جنوبی افریقہ اتحادی قوموں میں شامل رہا تو اسے ان الزامات کی جوابدہی کرنی پڑے گی۔

——— میلبورن ۲۱ رجولائی آسٹریلیا کی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ہنگامی حالات کے موقعہ پر ۲ لاکھ سپاہی تیار ہونگے

حکومت ہند آسٹریلوی ہوا باز اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرنا چاہتی تھی؟

کراچی ۲۱ رجولائی - آسٹریلوی ہوا باز مسٹر فریڈرک جوزف کاٹن حیدر آباد ڈیڑھ دن ادھر پہنچ کر اپنے ہوائی جہاز میں کل ۸½ بجے واپس کراچی پہنچ گئے۔ وہ تین بجکر ۳۵ منٹ پر حیدر آباد سے روانہ ہوئے تھے حیدر آباد پہنچنے کے بعد انہوں نے ایک اخباری نمائندے کو بتایا کہ میرا راستہ میں اترے بغیر سیدھا حیدر آباد آنا اس مقصد کے پیش نظر تھا۔ کہ ناہندوستان کی اس ناکہ بندی کو توڑا جائے کیونکہ شکاگو میں پرواز کے متعلق جو بین الاقوامی قواعد منظور کئے گئے تھے ان کی دفعہ ۵ کے مطابق ہوائی جہاز ملک میں کہیں اترے بغیر اس ملک پر سے گذر سکتا ہے چنانچہ اس بین الاقوامی قاعدے کو میں نے عملی طور پر صحیح ثابت کر دکھایا۔ دوسرے اس بات کا خطرہ تھا کہ حکومت ہند ہوائی جہاز کے عملے کو گرفتار کرنا چاہتی ہے چنانچہ اس کے متعلق میں نے حکومت ہند سے صاف اور واضح الفاظ میں اس بات کی ضمانت چاہی تھی کہ جہاز کو بخیر و عافیت گزرنے دیا جائے گا جب اس قسم کا کوئی یقین نہ دلایا گیا۔ تو میں نے معاہدہ شکاگو کی دفعہ ۵ کے ماتحت پرواز کرنے کا اعلان کر دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش نے حکومت پاکستان کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں مشورہ دیا گیا ہے کہ اس بات کی تحقیق کی جائے۔ مسٹر کاٹن کو حیدر آباد جانے کے لئے کراچی کے ہوائی اڈے سے نکلنے کی اجازت کیسے دی گئی۔

ڈاکٹر قریشی کی پریوی کونسل میں اپیل

کراچی ۱۸ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبد الغنی قریشی نے جنہیں ڈاکٹر جوشی کے قتل کے الزام میں پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ پریوی کونسل میں اپیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے اس سلسلے میں کراچی کے مشہور ایڈووکیٹ مسٹر بروہی کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ مسٹر بروہی نے حکومت ہند کے ہوم سیکرٹری کو تار دیا ہے کہ وہ ڈاکٹر قریشی کی سزائے موت پر عملدرآمد کو ملتوی کر دیں۔ کیونکہ عنقریب اس کی اپیل پریوی کونسل میں کی جانے والی ہے۔

مسٹر سہروردی کو بھی قتل کرنا چاہتے تھے

سلطانی گواہ کا عدالت میں بیان

نئی دہلی ۱۸ رجولائی آج مہاتما گاندھی کے قتل کے مقدمے کی سماعت کے دوران میں سلطانی گواہ مسٹر باڈجے نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجھے بڑے گاڈسے نے یہ بتایا تھا۔ کہ ہندو مہاسبھا کے لیڈر مسٹر ساورکر نے فیصلہ کیا ہے کہ مہاتما گاندھی، پنڈت نہرو اور مسٹر سہروردی کو قتل کر دیا جائے۔

ہندوستانی فوجیں ہر محاذ پر پسپا ہو رہی ہیں

تراڑکھل ۱۸ رجولائی۔ حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ نوشہرہ کے علاقہ میں ہندوستانی فوجوں نے حملہ کیا تھا مگر ہم نے ایسی مار لگائی ہے کہ حملہ آور یاد ہی رکھیں گے۔ لڑائی متواتر ہو رہی ہے۔ اور ابھی تک ہمارا نقصان بہت کم ہوا ہے۔ ٹیٹوال کے علاقہ میں دشمن نے حملہ کیا تھا۔ جسے پسپا کر دیا گیا ہے اور ہندوستانی فوج ڈیڑھ سو لاشیں چھوڑ بھاگی ہے ہماری فوجوں نے ہتھیار اور بم بھی ان سے چھین لئے ہیں پونچھ کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے دشمن نے ایک جگہ حملہ کر دیا تھا۔ مگر آزاد فوجوں نے اس کو کئی میل پیچھے دھکیل دیا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ گریز کے علاقہ میں دشمن کی پیدل فوج نے توپخانہ کے سہارے دو طرف سے بیک وقت ہماری اگلی چوکیوں پر حملہ کر دیا تھا لیکن مجاہدین نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔ اور ان کو پیچھے دھکیل کر چھوڑا

پنڈت نہرو مجلس اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کریں گے

نئی دہلی ۲۱ رجولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۱ ستمبر کو مجلس اقوام متحدہ کا جو اجلاس پیرس میں منعقد ہو رہا ہے اس میں پنڈت جواہر لعل نہرو ہندوستانی ڈیلیگیشن کی قیادت کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ڈیلیگیشن میں وجے لکشمی پنڈت، سر اسمٰعیل مرزا، ایک ریاست کا راجہ مسٹر جے۔ ایس رچپا اور مسٹر ستیلواد شامل ہوں گے۔

——— کراچی ۲۱ رجولائی۔ مملکت پاکستان کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر ۱۴ راگست سے ڈاک کے پاکستانی ٹکٹوں کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا جائیگا ان ٹکٹوں میں تین پیسے سے لیکر ۲۵ روپیہ تک کے ٹکٹ شامل ہونگے